اسلام کی خاتونِ اول

ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا

یومِ وصال: 10 رمضان المبارک

متکلم اسلام شیخ طریقت مولانا محمد الیاس گھمن

خانقاہ حنفیہ، مرکز اھل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے جنس انسانی کو دو حصوں میں تقسیم فرمایا: مرد اور عورت۔ اپنی اپنی حیثیت کے مطابق دونوں کو احکام شریعت کا مکلف بنایا، دونوں کو نیک اوصاف اپنانے اور برے اوصاف سے دور رہنے کا حکم دیا، دونوں کے لیے جزاو سزا کا قانون مقرر فرمایا۔ الغرض معاشرے میں مرد کے ساتھ ساتھ عورت کی اہمیت وحیثیت بھی مسلم ہے۔

عام طور پر عورت کی طرز زندگی کے بارے دو نظریے پائے جاتے ہیں جن میں افراط و تفریط کی ایسی آمیزش ہے جس نے اصل صورتحال کو مسخ کر دیا ہے۔ آج دس رمضان المبارک ہے، زوجہ رسول سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا یوم وصال ہے، چند دن پہلے (12 مئی) کو دنیا بھر میں ماؤں کا عالمی دن منایا گیا۔ اس مناسبت سے ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی مختصر تعارفی زندگی اور اس کے چند اہم گوشے ذکر کیے جاتے ہیں جن سے مومنین کی سب سے پہلی ماں کی عظمت، منقبت، مقام و مرتبہ، شرافت و پاکدامنی، عزت و وقار اور عملی زندگی کا طرز معلوم ہو سکے گا۔

نام و نسب:

آپ کا نام خدیجہ تھا سلسلہ نسب کچھ اس طرح ہے خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی بن کلاب، آپ رضی اللہ عنہا کا نسب چوتھی پشت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل جاتا ہے۔ آپ کا تعلق قبیلہ قریش کی شاخ بنو اسد سے تھا، بنو اسد اپنی شرافت، ایمانداری اور کاروباری معاملات کی وجہ

سے میں لوگوں کی نگاہ میں قابل عزت و احترام تھا۔

پاکیزہ بچپن:

آپ رضی اللہ عنہا بچپن ہی سے نہایت نیک تھیں اور مزاجاً شریف الطبع خاتون تھیں، مکارمِ اَخلاق کا پیکرِ جمیل تھیں۔ رحم دلی، غریب پروری اور سخاوت آپ کی امتیازی خصوصیات تھیں۔ یہاں تک کہ زمانۂ جاہلیت میں آپ "طاہرہ" یعنی پاک دامن کے لقب سے مشہور تھیں۔ مالدار گھرانے میں پرورش پانے کی وجہ سے دولت و ثروت بھی خوب تھا علاوہ ازیں حسن صورت اور حسن سیرت میں بھی اپنی ہم عصر خواتین میں ممتاز تھیں۔

فائدہ: غور کرنے کی بات ہے کہ زمانہ جاہلیت میں آپ کا کردار میلا تو کجا دھندلا بھی نہیں ہوا، ایسا پاکیزہ کہ آپ کا لقب طاہرہ پڑ گیا۔ آج ہمیں اپنی زندگیوں میں غور کرنے کی ضرورت ہے باوجودیکہ ہم زمانہ جاہلیت میں نہیں رہتے پھر بھی ہمارے کردار میں اپنی اس عظیم ماں کی جھلک کیوں نہیں آتی؟

ازدواجی زندگی:

پہلی شادی ابو ہالہ ہند بن نباش تمیمی سے ہوئی، ابو ہالہ کے انتقال کے بعد دوسری شادی عتیق بن عاید مخزومی سے ہوئی، کچھ عرصہ بعد وہ بھی چل بسے تو دنیاوی معاملات سے دل برداشتہ ہو کر زیادہ وقت حرم کعبہ میں گزارتیں۔ جس کے باعث آپ کے مزاج مبارک میں تقدس و شرافت مزید بڑھ گئی۔ قریش کے نامور صاحب ثروت سرداروں نے آپ رضی اللہ عنہا کو پیغام نکاح بھجوایا لیکن سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے سب کو یکسر انکار کر دیا۔

فائدہ: اس سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ جب کسی عورت کا شوہر فوت ہو جائے تو اسے دوسرا نکاح کر لینا چاہیے۔ دوسری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ جب مصائب و مشکلات آئیں تو اللہ کی طرف رجوع کرنا چاہیے، تیسری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ رجوع الی اللہ کرنے سے طبیعت میں حیا اور عفت اور شرافت پیدا ہوتی ہے۔ چوتھی بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا چونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آنے والی تھیں اس لیے تکوینی طور پر اللہ ان کے دل میں کسی صاحب ثروت سے نکاح کی خواہش نکال دی۔ اس لیے یہ بات اچھی طرح ذہن نشین ہونی چاہیے کہ آپ کا دوسرے شوہر کے فوت ہونے کے بعد نکاح کا انکار کرنا قطعاً نکاح بیوگان کے خلاف نہیں۔

تجارت میں دلچسپی:

آپ کے والد محترم خویلد بن اسد اعلی درجے کے تاجر تھے، جب بڑھاپے کی دہلیز تک پہنچے تو انہوں نے اپنا سارا کاروبار اپنی بیٹی حضرت خدیجہ کے سپرد کر دیا۔ تیس سال کی عمر میں آپ رضی اللہ عنہا تجارت سے وابستہ ہوئیں۔ جس کی وجہ آپ رضی اللہ عنہا حجاز مقدس میں سب سے زیادہ مالدار خاتون شمار ہوتی تھیں آپ کی تجارت کا سامان عرب سے باہر ملک شام اور یمن میں سال میں دو مرتبہ جاتا تھا۔ بعض محدثین نے لکھا ہے کہ اکیلا حضرت خدیجہ کا سامان تجارت مکہ کے سارے تجارتی قافلوں کے سامان کے برابر ہوتا تھا۔

خاتون ہونے کی وجہ سے تجارتی معاملات میں سفر کرنا دشوار بلکہ ناممکن تھا اس لیے کسی کو بطور نیابت سامان تجارت دے کر روانہ کرتیں۔ آپ کے تجارتی نمائندوں کی دو صورتیں تھیں یا وہ ملازم ہوتے اُن کی اُجرت یا تنخواہ مقرر

ہوتی جو اُنہیں دی جاتی، نفع و نقصان سے اُنہیں کوئی سروکار نہ ہوتا۔ یا نفع میں اُن کا کوئی حصّہ، نصف، تہائی یا چوتھائی وغیرہ مقرر کر دیا جاتا اگر نفع ہوتا تو وہ اپنا حصّہ لے لیتے جبکہ نقصان کی صورت میں ساری ذمہ داری حضرت سیّدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا پر ہوتی۔

فائدہ: آپ رضی اللہ عنہا کے طرز عمل سے خواتین کو سبق ملتا ہے کہ عورت کاروبار کرنا بھی چاہے تو اسے اپنی چادر چار دیواری کی حدود نہیں پھلانگنی چاہییں بلکہ گھر میں رہتے ہوئے کاروبار میں شراکت کرنا ہی اس کے لیے مفید ہے۔

حضرت خدیجہ کی درخواست:

تقریباً دس تک معاملات یونہی چلتے رہے یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہا کے کانوں تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امانت و صداقت کا چرچا پہنچا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سامان تجارت لے کر ملک شام جانے کی درخواست کی جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول فرمالیا۔ اس دوران آپ رضی اللہ عنہا نے اپنے غلام میسرہ کو خصوصی ہدایت کی کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی معاملے میں دخل اندازی نہ کرے۔

فائدہ: آپ رضی اللہ عنہا کے طرز عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ اپنے ماتحت کام کرنے والوں کی تربیت ضرور کرنی چاہیے جیسا کہ آپ رضی اللہ عنہا نے اپنے غلام میسرہ کو آداب سفر سکھلائے اور معاملات میں دخل اندازی سے منع کیا۔

تجارت میں نفع اور میسرہ کا مشاہدہ:

اس تجارتی سفر میں اللہ تعالیٰ نے بے حد برکت دی اور نفع پہلے سے بھی

دو گنا ہوا، چونکہ میسرہ دوران سفر قریب سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حُسن اخلاق، معصومانہ سیرت کا تجربہ اور معاملہ فہمی کا مشاہدہ کر چکا تھا اس لیے اس نے برملا اس کا اظہار کرتے ہوئے ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بتلایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت معاملہ فہم، تجربہ کار، خوش اخلاق، دیانت دار، ایماندار، شریف النفس اور مدبر شخص ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے واپس پہنچ کر تجارتی معاملات کا عمدہ حساب پیش کیا، جس سے ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا بہت متاثر ہوئیں۔

خدیجہ، ام المومنین بنتی ہیں:

ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یعلیٰ بن اُمیہ کی بہن نفیسہ بنت امیہ پیغام نکاح لے کر گئیں۔ نفیسہ کا بیان ہے کہ میں آپ کے پاس آئی اور کہا کہ آپ نکاح کیوں نہیں کر لیتے؟ آپ نے فرمایا کہ میں نادار اور خالی ہاتھ ہوں، کس طرح نکاح کر سکتا ہوں؟

میں نے کہا کہ اگر کوئی ایسی عورت آپ سے نکاح کرنے کی خواہش مند ہو جو ظاہری حسن و جمال اور طبعی شرافت کے علاوہ دولت مند بھی ہو اور آپ کی ضروریات کی کفالت کرنے پر بھی خوش دلی سے آمادہ ہو تو آپ اس سے نکاح کر لینا پسند کریں گے؟ آپ نے دریافت کیا کہ ایسی کون خدا کی بندی ہو سکتی ہے؟ میں نے کہا خدیجہ بنت خویلد۔

فائدہ: اپنے شریک حیات کا انتخاب کرتے وقت اس کی خاندانی شرافت، نیک نامی اور حسن اخلاق ملحوظ رکھنے چاہییں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے اپنا شریک حیات

منتخب کرتے وقت انہی چیزوں کو ملحوظ رکھا۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ بیوہ جب اپنے لیے کوئی مناسب رشتہ دیکھ لے تو اس کے لیے پیغام نکاح میں پہل کرنا بھی معیوب نہیں۔

مقامِ نکاح:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا ابو طالب سے ذکر کیا، انہوں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نفیسہ کو جواب دے دیا کہ اگر وہ اس کے لیے آمادہ ہیں تو میں بھی راضی ہوں۔ نفیسہ نے آکر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو اس کی اطلاع دی، پھر باہمی مشاورت سے طے ہو گیا کہ آپ اپنے خاندان کے بزرگوں کو لے کر فلاں دن میرے یہاں آجائیں، چنانچہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور ابو طالب اور خاندان کے دیگر اہم شخصیات آپ رضی اللہ عنہا کے مکان پر آئے۔ اُس وقت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے والد زندہ نہ تھے وہ پہلے ہی فوت ہو چکے تھے۔ اس لیے آپ کے چچا عمرو بن اَسد اور خاندان کے دیگر بزرگ شریک تھے۔

فائدہ: مجلس نکاح تکلفات سے خالی ہونی چاہییں، دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ اگر کسی عورت کے والدین فوت ہو جائیں تو وہ اپنے معاملات میں گھر کے بڑوں پر اعتماد کرے۔

بوقت نکاح:

خطبہ نکاح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا نے پڑھایا جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمدہ اوصاف، جلالت شان اور عزت و مقام کا ان الفاظ میں

تذکرہ کیا:

ان ابن اخی محمد بن عبداللہ لا یوزن بہ رجل الا رجح بہ شرفا نبلا و فضلاً وعقلاً وان کان فی المال قل۔ فان المال ظل زائل و امر حائل۔

دلائل النبوۃ للبیہقی، صفحہ 21

ترجمہ: میرے بھتیجے محمد کی یہ شان ہے کہ کوئی بھی شخص شرافت، دانائی، فضیلت اور عقلمندی میں ان سے بڑھ کر نہیں۔ باقی رہا مال و دولت تو یہ سایے کی طرح ڈھلنے اور بدل جانے والی چیز ہے۔

ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچا عمرو بن اَسد کے مشورہ سے 500 درہم مہر مقرر ہوا۔ بوقت نکاح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک 25 سال جبکہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر چالیس برس تھی۔ آپ کا یہ پہلا نکاح تھا جو اعلان نبوت سے تقریباً 15 سال پہلے ہوا۔

فائدہ: شادی بیاہ کے موقع پر اگر ایک طرف مالداری ہو اور دوسری طرف غربت و ناداری۔ تو اس موقع پر یہ ذہن میں رکھنا چاہیے کہ دنیاوی مال و دولت ڈھلتی چھاؤں کی مانند ہوتی ہیں۔ اصل تو باہمی پیار و محبت اور اعتماد ہوتا ہے۔

برے ماحول میں نیک فطرت:

ذرا آپ تصور کریں عرب کے اس فحش معاشرے میں جہاں صدیوں سے شراب و کباب اور عورت کی آبرو سرِعام بکتی ہو، ایسے میں 25 سال تک جوانی کی اُمنگوں اور جذبات کے ولولوں کو ضبطِ نفس کی پاکیزگی میں ڈھانپ کر کسی نوجوان دوشیزہ سے نہیں بلکہ 40 سالہ بیوہ عورت سے شادی کر کے پاکبازی کی

ایسی مثال قائم کی جس کی مثال نہ پہلے ملتی ہے نہ بعد میں، دونوں کا کردار اتنا اجلا اور شفاف کہ دشمن تک کو اخلاقی پہلو پر منفی بات کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔

فائدہ: اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ برے معاشرے میں رہ کر بھی انسان اپنی عزت اور اپنے کردار کی حفاظت کر سکتا ہے۔

سیدہ خدیجہ کی وجہ انتخاب:

ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو ان الفاظ میں موجود ہے:

رَغِبَتُ فِيكَ، لِقَرابَتِكَ مِنِّي، وَشَرَفِكَ فِي قَوْمِكَ، وَوَسِيطَتِكَ فِيهِمْ، وَأَمَانَتِكَ عِنْدَهُمْ، وَحُسْنِ خُلُقِكَ، وَصِدْقِ حَدِيثِكَ۔

دلائل النبوۃ للبیہقی، ص 67

ترجمہ: میں نے آپ کو قرابت داری، خاندانی شرافت، اعتدال پسندی، امانت داری، حسن اخلاق اور اور زبان کی سچائی کی وجہ سے اپنے لیے منتخب کیا۔

فائدہ: پسند کی شادی میں پسند کی وجوہات یہ ہوتی ہیں۔ نہ کہ محض ہوس کی پیاس۔

فضائل و مناقب:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا خود بیان کرتی ہیں کہ جبرائیل امین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ یارسول اللہ! یہ خدیجہ آرہی ہیں ان کے ساتھ ایک برتن ہے اس میں سالن اور کھانا ہے، جب وہ آپ کے پاس آجائیں تو ان کو ان کے پروردگار کی طرف سے سلام پہنچایئے اور میری طرف سے بھی، اور ان کو خوشخبری سنایئے

جنت میں موتیوں سے بنے ہوئے ایک گھر کی، جس میں نہ شور و شغب ہو گا اور نہ کوئی زحمت و مشقت ہو گی۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے لکھا ہے: ان ذالك كان وهو بحرا۔ یعنی جبرائیل کی یہ آمد اس وقت ہوئی تھی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غار حرا میں تھے۔ معلوم ہوا کہ یہ واقعہ غار حرا میں حضرت جبرائیل کی پہلی آمد کے بعد کا ہے۔

فائدہ: اس سے آپ اندازہ لگائیں کہ مکہ کی سب سے زیادہ دولت مند اور بوڑھی خاتون ہونے کے باوجود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھانے پینے کا سامان گھر پر تیار کر کے مکہ سے اڑھائی تین میل پیدل سفر کرنا بلکہ غار حرا کی بلندی تک چڑھنا کس قدر دشوار معلوم ہوتا ہے؟ چونکہ یہ عمل خلوص دل سے تھا اس لیے پروردگار عالم اور جبرئیل امین کے سلام پہنچتے ہیں۔

سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس دنیا کی عورتوں میں سب سے بہتر خدیجہ بنت خویلد ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کی مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج میں سے کسی پر ایسا رشک نہیں آیا جیسا کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر آیا حالانکہ میں نے ان کو دیکھا نہیں، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو بہت یاد کرتے اور بکثرت ان کا ذکر فرماتے، کبھی کبھی ایسا ہوتا کہ آپ بکری ذبح فرماتے، پھر اس میں سے حصے بنا کر سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے میل جول اور محبت رکھنے والیوں کے ہاں بھیجتے۔ بسا

اوقات میں کہہ دیتی: دنیا میں بس خدیجہ ہی ایک عورت تھیں، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ خدیجہ تو خدیجہ تھی اور ان سے میری اولاد ہوئی۔

فائدہ: جب شریک حیات دنیا سے رخصت ہو جائے تو اس کے تعلق والوں سے یوں تعلق بنانا اور نبھانا چاہیے۔

آپ رضی اللہ عنہا کی چند امتیازی خصوصیات

کڑے حالات میں تسلی:

نکاح کے تقریباً 15 برس بعد اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شرف ختم نبوت ورسالت سے سرفراز فرمایا اور آپ پر شدید حالات آئے تو اس کڑے وقت آپ کو جس طرح کی دانش مندانہ وہمدردانہ تسلی کی ضرورت تھی وہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و توفیق سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ہی سے ملی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اعلان نبوت سے پہلے تنہائی میں عبادت کرنے کے لئے غار حرا میں تشریف لے جایا کرتے تھے اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھانے پینے کا سامان تیار کر کے دے دیا کرتی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حرا میں کئی کئی راتیں ٹھہرتے، اللہ کی یاد میں مصروف رہتے، کچھ دنوں بعد تشریف لاتے اور سامان لے کر واپس چلے جاتے۔

ایک دن حسب معمول آپ صلی اللہ علیہ وسلم غار حرا میں مشغول عبادت تھے کہ جبرئیل امین تشریف لائے اور فرمایا کہ اِقْرَأْ یعنی پڑھئے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَا اَنَا بِقَارِئٍ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ جبرئیل امین نے

آپ کو پکڑ کر اپنے سے چمٹا کر خوب زور سے بھینچ کر چھوڑا اور عرض کی اِقْرَأْ (پڑھیے) آپ نے پھر وہی جواب دیا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ جبرائیل امین نے دوبارہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے سے چمٹا کر خوب زور سے دبا کر چھوڑا اور پھر پڑھنے کو کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہی جواب دیا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں فرشتے نے پھر تیسری مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑ کر اپنے سے چمٹایا اور خوب زور سے دبا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیا اور خود پڑھنے لگے: اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ o خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ o اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ o الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ o عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْ o

یہ آیات مبارکہ سن کر آپ نے یاد فرما لیں اور ڈرتے ہوئے گھر تشریف لائے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: زملونی زملونی مجھے کپڑا اوڑھا دو مجھے کپڑا اوڑھا دو۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کپڑا اوڑھا دیا اور کچھ دیر بعد وہ خوف کی کیفیت ختم ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو واقعہ سنایا، فرمایا: لَقَدْ خَشِيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ (مجھے اپنی جان کا خوف محسوس ہو رہا ہے)

عموماً خواتین ایسے حالات میں گھبرا جاتی ہیں اور تسلی دینے کے بجائے پریشان کن باتیں شروع کر دیتی ہیں لیکن آپ رضی اللہ عنہا ذرہ برابر بھی نہ گھبرائیں اور تسلی دیتے ہوئے فرمایا:

وَاللّٰهِ لَا يُخْزِيكَ اللّٰهُ أَبَدًا فَوَاللّٰهِ إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ

صحیح بخاری، باب، حدیث نمبر 4953

ترجمہ: خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی بھی رسوا نہیں کرے گا۔ آپ تو صلہ رحمی کرتے ہیں، بے کس و ناتواں لوگوں کا بوجھ اپنے اوپر لیتے ہیں، دوسروں کو مال و اخلاق سے نوازتے ہیں۔ مہمان کی مہمان نوازی کرتے ہیں اور حق بجانب امور میں مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔

اسلام کی خاتونِ اوّل ہونے کا اعزاز:

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نزول وحی کے ابتدائی ایام میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں جو مکہ کی پوری آبادی میں موحد صحیح العقیدہ نصرانی اور توریت وانجیل کے بڑے عالم و عامل تھے، انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے غار حرا میں جبرائیل اور نزول وحی کی سرگزشت سن کر پختہ یقین کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے کی بات کہی تو آپ رضی اللہ عنہا نے فوراً اسلام قبول کر لیا۔ پوری امت میں سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے برحق نبی ہونے کی تصدیق کرنے والی ہیں۔

اپنی دولت رسول اللہ پر لٹادی:

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو اللہ کریم نے دولت مندی کی نعمت سے بھی خوب نوازا تھا، آپ رضی اللہ عنہا نے اپنی پوری دولت اور اپنے غلام زید کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں ڈال دیا اور آپ کو دین اسلام کی اشاعت کے مقدس مشن میں گھریلو معاشی افکار سے بے نیاز کر دیا۔

بت پرستی سے بیزاری:

اہل مکہ بت پرستی کے شرک میں مبتلا تھے، لیکن جاہلیت کے اس دور میں گنتی کے دوچار آدمی ایسے بھی تھے جن کو فطری طور پر بت پرستی سے نفرت تھی، ان میں ایک ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔

شعبِ ابی طالب میں تین سالہ محصوری:

مشرکین مکہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت اسلام کو روکنے کے ہر طرح کے ہتھکنڈے استعمال کیے یہاں تک کہ انہوں نے آپ کا اور آپ کے خاندان بنو ہاشم کے ان تمام لوگوں کا بھی جنہوں نے اگرچہ آپ کی دعوت اسلام کو قبول نہیں کیا تھا لیکن نسبی اور قرابتی تعلق کی وجہ سے آپ کی کسی درجہ میں حمایت کرتے تھے سوشل بائیکاٹ کرنے کا فیصلہ کیا اور آپ کے وہ قریبی رشتہ دار بھی شعب ابی طالب میں محصور کر دیے گئے، کھانے پینے اور بنیادی ضروریات سے محروم کر دیا گیا اور یہ بائیکاٹ تین سال کے عرصہ تک محیط رہا، یہاں تک کہ ان لوگوں کو کبھی کبھی درختوں کے پتے کھا کر گزارہ کرنا پڑا۔ ایام محصوری کے اس تین سالہ دور میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہیں۔

آپ کے ہوتے ہوئے دوسرا نکاح نہیں کیا:

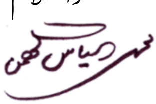
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کی اس کے بعد تقریباً 24 سال تک آپ رضی اللہ عنہا زندہ رہیں، اس پورے 24 سالہ دور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی دوسرا نکاح نہیں فرمایا۔

وفات:

ام المومنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا 24 سال تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانثار، اطاعت گزار اور وفاشعار بیوی بن کر زندہ رہیں اور ہجرت سے 3 برس قبل 64 سال کی عمر پا کر تقریباً ماہ رمضان المبارک کی 10 تاریخ کو مکہ معظمہ میں وفات پا گئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حجون (جنت المعلی) میں آپ رضی اللہ عنہا کو اپنے ہاتھوں قبر مبارک میں اتارا۔ چونکہ اس وقت تک نماز جنازہ کا حکم نازل نہیں ہوا تھا، اس لئے ان کی نماز جنازہ نہیں پڑھی گئی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ام المومنین سیدہ خدیجہ اور دیگر امہات المومنین رضی اللہ عنہن جیسی پاکیزہ کردار والی خواتین کے کردار کی پاکیزگی عطا فرمائے اور ہمارے مسلم معاشرے کی خواتین کو ان جیسا طرز زندگی گزارنے کی توفیق دے۔ آمین یارب امہات المومنین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

والسلام



مکہ مکرمہ، سعودی عرب

جمعرات، 16 مئی، 2019ء